"انتہایی اہم تحریر"

"پاکستانی اسٹبلشمنٹ کا نرالی خواہش"

" افغانستان میں ایک پاکستانی حمایت یافتہ امارت اسلامیہ کا حصول "

(29شعبان، 1435ھ)

حالات اتنی تیزی سے بدل رہے ہیں اور فتنے عام لوگوں کے بعد اب مجاہدین میں بھی گھس رہے ہیں جوکہ دجال سے ماقبل کے فتنوں کی خآصیت ہے کہ کوئی بھی اس کے تھپیڑوں سے نہیں بچ سکے گا ۔مگر اس کے جس پر اللہ کا خاص کرم ہو۔

بس یہ لازم ہے کہ جو بھی بات ہو وہ حق کے ساتھ اور بغیر کسی شش و پنج کےپیش کی جائے تاکہ آنے والے حآلات کا صحیح ادراک کرکرے فتنوں سے اپنے آپ کو بچیایا جاسکے

ہمارے کچھ بھائیوں نے امارت اسلامی افغانستان کے بابت سوال کیا ہے ؟ آگے پیش آنے والے حالات کے تناظر میں امارت کی موجودہ صورتحال کو بھی نظر میں رکھا جائے تاکہ کل کو کسی بھی قسم کے مختلف حالات کے وقت کسی مشکل سے دوچار نہ ہوں۔

امارت اسلامی افغانستان کا کردار اور خوصوصاً ملا عمر حفظہ اللہ کی شخصیت اور ان کا کردار ایسا ہے کہ جس کی مثال تاریخ میں بہت کم ہی ملتی ہے ۔ جو ایثار قربانی اور دینی حمیت کے پیکر ہیں ان جیسی کم ہی مثالیں ملتی ہیں۔

انہوں نے دینی آخوت کے خاطر اپنے اقتدار اور امارت کو بھی قربان کرنے سے دریخ نہیں کیا۔آج بھی امارت کا کردار مجموعی طور پر وہی حمیت دینی اور غیرت مسلم والا ہے ۔الحمد للہ

بس ایک بات کی وضاحت ضروری ہے ، وہ ہے امارت اسلامی افغانستان کے لوگوں کی فکری اور نظری لحآظ سے تقسیم جس کو آج سمجھنا بہت ضروری ہے ۔

فکری اور عملی لحاظ سے امارت کا کام دو حصوں میں تقسیم ہے ، ایک ہے عسکری اور دوسری ہے سیاسی ۔ یہ چیز پیش نظر رہے کیونکہ دونوں درجوں میں کام کرنے والے لوگ الگ الگ ہیں جیساکہ ہوتے ہیں ہمیشہ سےیہ تو ہے ایک فطری تقسیم اور ایک تقسیم اور ہے جوکہ حقیقت ہے اس کو بھی سمجھ لینا ضروری ہے۔

عملی لحاظ سے امارت کے لوگ چار حصوں میں تقسیم ہیں :

(1) پہلا گروہ وہ ہے جوکہ پاکستان کی حکومت اور فوج کے صریح خلاف ہے اوران کو افغانوں کا اور مسلمانوں کا قاتل اور امریکہ کا اتحادی سمجھتا ہے ۔ اس گروہ کو حتی الامکان ختم کرنے کی کوشش کی ہے حکومت پاکستان اور فوج نے ۔ ملا اخونزادہ اور استاد یاسر کو پاکستان نے کافی عرصے گرفتار رکھا اور پھر ان کی استقامات کی وجہ سے ان کو شہید کردیا ۔اسی طرھ ملا داد اللہ اسی گروہ میں تھے ۔ جوکہ طالبان افغانستان کے آرمی چیف بھی تھے انہوں نے ہی ٹی ٹی پی بنانے میں سب سے اہم کردار ادا کیا تھا اسی وجہ سے مخبری کرکے پاکستان نے ان کو افغانستان میں شہید کروایا ۔ اسی طرح اس گروہ مین ملا برادر کو بھی شامل کرسکتے ہیں کہ جوکہ پاکستانی حکومت کی بات ماننے کو تیار نہیں ۔ اسی طرح تقریبا درجنوں ایسے رہنما تھے جن کو پاکستانی فوج نے اپنی حراست میں رکھا تھا تاکہ ان کو اپنے مقاصد مین استعمال کرسکے ۔ لیکن کافی حد تک ناکامی ہوئی

(2) دوسرا گروہ وہ ہے جوکہ غیر جانبدار ہے جو نہ پاکستان کا حامی ہے اور نہ خلاف بلکہ اس کی توجہ فی الوقت افغانستان میں ہی ہے ،ان میں زیادہ تر لوگ عسکری ہیں

(3) تیسرا گروہ وہے جوکہ پاکستانی فوج کا نہ صرف حامی ہے بلکہ اس کے مفادات کا بھی خیال رکھتا ہے ۔ ان میں کثیر تعداد ان لوگوں

کی ہے جن کا تعلق سیاسی گروہ سے ہے ۔ شروع شروع میں تو سیاسی گروہ میں ایسے لوگوں کی کمی تھی لیکن پھر جو لوگ سیاسی کمیٹی میں پاکستان مخالف تھے یا پاکستان کے اشاروں پر نہیں چلتے تھے ان کو پاکستانی فوج نے پاکستان کے مختلف علاقوں میں شہید کروادیا جن کی تعداد سو (100) کے لگ بھگ ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ سیاسی لوگوں میں اب پاکستان کے حامیوں کی اکثریت ہے۔ اس کے علاوہ کچھ عسکری لوگ بھی ہیں جن میں حقانی نیٹ ورک کے بھی کچھ لوگ شامل ہیں

(4) چوتھے گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جوکہ اب امارت اسلامی کا یا تو حصہ نہیں ہیں جیسے ملا عبد السلام ضعیفی یا پھر وہ لوگ جوکہ امارت سے یا یوں کہیے کہ ملاعمر حفظہ اللہ سے باغی ہیں۔ ۔ اس گروہ کو بھی پاکستان اور امریکہ کی بھرپور حمایت حاصل ہے ۔ ان میں پیش پیش آغا جان معتصم جوکہ اس وقت غالبا دبئی میں مقیم ہین جن پر فدائی حملہ بھی ہوا تھا جس میں وہ بچ گیا تھا۔ یہ گروہ ملا عمر کی جگہ کسی ایسے شخص کو طالبان کا امیر بنانا چاہتے ہیں جوکہ پاکستان اور امریکہ دونوں کو قبول ہو۔

یہ تقسیم کوئی خیالی یا افسانوی نہیں ہے بلکہ یہ سو فیصد درست حقائق ہیں جن کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔اس وقت پاکستانی فوج پورا زور لگارہی ہے کہ طالبان افغانستان ٹی ٹی پی سے برات کرے

جس طرح آلقاعدۃ الجدیدہ نے الدولۃ سے کیا ہے

بڑی مکاری سے پاکستانی اسٹبلشمنٹ حالات کو اپنے لیے ہموار کررہے ہیں، اس کی ایک دلیل امریکہ کا افغانستان سے انخلاء میں تاءخیر ہے جو کہ اس نے پاکستان کے کنہے پہ کیا۔ ایک سال کا مزید عرصہ مانگ کر پاکستان ان لوگوں کو چن چن کر ختم کر رہا ہے جو پاکستان مخالف ہیں اگر تو یہ نہیں ہوا اور جیساکہ نظر آرہا ہے کہ ایسا نہیں ہوگا تو پھر پاکستان پلان بی پر عملدرآمد شروع کردے گا۔اللہ نہ کرے اللہ نہ کرے ایسا ہو۔ پاکستانی فوج ملاعمر کو امریکہ کے نکلتے کلتے شہید کروادے گی۔

اور ایسا شخص لاکر بٹھانا چاہے گی جوکہ ان کے موافق ہو اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر طالبان مین آپس میں پھوٹ ڈلواکر ان کو لڑوانے کی کوشش کرے گی۔

لیکن ایک بات یاد رکھی جائے ۔ افغان قوم بانجھ قوم نہیں ہے وہ غیرت مند قوم ہے اور الحمدللہ کوئی بھی شخص کو اس کو غلط راستے پر ڈالنے کے لئے ہائی جیک نہیں کرسکتا۔

حدیث ہے گوکہ ضعیف ہے ، الخراسان کنانۃ اللہ فی الارض۔

"خراسان زمین پر اللہ کا خزانہ ہے "احمد شاہ ابدالی ، شہاب الدین غوری اور ملا عمر جیسے غویر سپاہی یہ زمین پر دور میں دیتی رہی ہے مسلمانوں کو۔

سرزمین شام زمین پر اللہ کا کوڑا ہے جوکہ منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہےاور سرزمین خراسان زمین پر اللہ کا خزانہ ہے جوکہ مہدی کے آنے تک بڑے بڑے سپاہی دیتے رہی گی۔سرزمین شام نے ایمان اور نفاق کو کس خوبصورتی کے ساتھ الگ الگ کیا ہے۔

پلان بی میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک طرف پاکستان میں ٹی ٹی پی کا صفایا یعنی ملا فضل اللہ گروپ کو اور ازبکوں کو ختم کرکے دوسرے گروپ کو سامنے لایا جائے اور اسی طرح طالبان آفغانستان میں بھی ایسے گروپ کو سامنے لایا جائے جوکہ ملا عمر کی فکر کا حامل نہ ہو ، اور پھر پاکستان کے نئے سیٹ اپ جوکہ القاعدة الجدیدة کا [illegible] کردہ ہوگا اس کو اور طالبان افغانستان کے نئے گروہ کو ایک کردیا جائے اور پھر مزے ہی مزے کئے جائیں۔

ایک بات اور عرض کرتا چلو جس کو سن کر آپ سب حیران ہوں گے لیکن وہ بھی حقیقت ہے اور آنے والوں دنوں میں اس کو بھی پیش نظر رکھنا لازم ہے۔جتنے بھی بیانات تحریری شکل میں ملا عمر حفظہ اللہ کی جانب سے امت کے نام عید اور بقرعید کے موقع پر آتے ہیں وہ در

اصل ملا عمر کے لکھے ہوئے نہیں ہوتے۔ ملاعمر جو بھی بیان امارت کے لوگوں کے نام تقریرری شکل میں دیتے ہیں اس کو" سیاسی کمیٹی" اپنے الفاظ اور فکر کے ساتھ تحریر کرکے شائع کردیتی ہے۔

لیکن گزشتہ کئی سالوں سے ملا عمر سے منسوب چند تحریری بیانات ایسے آئیں ہیں‌جس میں کچھ ایسی باتیں تھی جوکہ کسی بھی صورت تسلیم نہیں کی جاسکتی تھی مگر لوگ مصلحتاً اس پر خآموش رہے ۔ حقیقتا وہ کارنامہ سیاسی کمیٹی کا تھایہ بات عام فورم پر تو کرنی نہیں چاہیے لیکن انے والے دنوں میں اندیشہ ہے کہ ملاعمر کے نام سے کہیں ایسے تحریری بیانات سامنے نہ آجائیں جن کو پڑھ کر دنیا دنگ رہ جائے اور ملا عمر حفظہ اللہ کی ذات کو بٹہ لگانے کی کوشش کی جائے ۔ اس لئے اس بات کو بھی ظاہر کرنے میں مضائقہ نہیں ہے۔

سیاسی کمیٹی کا کا ایک بیان بناکر ملاعمر سے منسوب کرنا فی نفسیہ کوئی بری بات نہیں کیونکہ اس کا کام ہی یہی ہوتا ہے مگر عملی لحاظ سے جب اس میں غلبہ پاکستانی فوج کے حامیوں کا ہوگیا ہے اس وقت تو بہت خبردار اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ۔ ساری بات کا مقصد صرف یہی ہے اور کچھ نہیں

سیاسی کمیٹی کا قیام زیادہ تر پاکستان اور قطر میں ہے ۔ سیاسی کمیٹی میں کچھ اچھے لوگ بھی ہوں گے مگر غلبہ اس وقت پاکستان

کے حامیوں کا ہے ، جس سے خود طالبان افغانستان کے عسکری لوگ پریشان ہیں۔

جیسے قطر مین سیاسی کمیٹی نے بیان دیا تھا کہ:

"امارت اسلامی افغانستان کسی گروپ کو دوسرے ممالک کو کسی خطرے سے دوچار کرنے یا کسی دوسرے ملک کو ڈرانے دھمکانے کے لیے افغان سرزمین کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گی"۔

منگل 9 شعبان 1434ھ ۔ 18 جون 2013م

یہ گروپ کون سا تھا جس نے کسی دوسرے ملک کو خطرے
سےدوچار کیا تھا اور ڈرایا اور دھمکایا تھا اور اس کے لئے افغانستان کی سرزمین کو استعمال کیا تھا۔
گروپ تھا القاعدة الاسامہ اور ملک تھا امریکہاندازہ کیا جاسکتا ہے سیاسی کمیٹی کے عزائم کا اس بیان سے۔

الحمد للہ ہم افغان قوم سے مایوس نہیں کونکہ غداروں کو بہت کم ہی عرصے کے لئے برداشت کیا ہے اس قوم نے۔

بھائی یہ جاننے والے کے لئے فرض تھا کہ وہ لوگوں کو حقیقت سے آشنا کرے۔

ان تمام باتوں پر شہادت کے لئے ایک ہی حوالے کافی ہے جوکہ درج ذیل ہے:

مولانا عاصم عمر اپنی کتاب "امام مہدی کے دوست اور دشمن " کے صفحہ نمبر :174 میں " افغانستان کی موجودہ صورتحال " کے عنوان سے لکھتے ہیں :

"پاکستان میں امریکی لابی ، امریکیوں کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہوچکی ہے کہ "پاکستانی فوج " نے جس طرح سوات و قبائل میں کامیابی حاصل کی ہے اسی طرح افغانستان میں امریکہ کو یہ جنگ جیت کر دے سکتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔امریکہ اپنے "مسلمان نما دوستوں "کے ساتھ مل کر امیر المومنین ملا عمر حفظہ اللہ کے مقابلے میں کچھ" ایسےطالبان" کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے جو اسلامی امارت کے مشن سے دستبردار ہوکر جمہوری سیٹ اپ میں شامل ہوسکیں ۔اس کے لئے یقیناً بہت "محنت" ہورہی ہے ۔لیکن اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنے والوں کو ایسی باتوں سے ہوشیار تو ضروررہنا چاہیے البتہ پریشان ہونی کی ضرورت نہیں ہے۔اگر طالبان قیادت کے "اہم کمانڈر" جہاد چھوڑ کر امریکی منصوبے پر راضی ہوجاتے ہیں تو کیا جہاد بند ہوجائے گا ؟ کیا حق مخصوص ذمہ داران کے ساتھ خاص ہے کہ اگریہ جہاد کریں گے تو جہاد حق ہے اور جہاد چھوڑ کر جمہوری نظام میں شامل ہوجائیں گے تو جمہوریت حق بن

جائے گی ؟ایسا ہرگز نہیں ہے!"۔